پڑنے والے ان کے اثرات پر جیسی نظر اس کتاب کے مصنف کی ہے' اس کی مثال اس دور میں ملنا مشکل ہے۔ موصوف نے اس ذیل میں اسلامی نظام پر روشنی ڈالتے ہوئے' عہد جدید میں یہودی سازش' صلیبی جنگوں کے اثرات' ہیومنزم اور ریشلزم (عقلیت) کی شناخت اور ان کے اثرات' پھر تاریخی پس منظر' مسلم فلاسفہ اور متکلمین کے کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے سترھویں صدی سے بیسویں صدی تک کے حالات کا جائزہ لیا ہے۔ پھر انہوں نے ماڈلز (سانچوں) پر گفتگو کی ہے۔ اس ذیل میں سیکولر ازم کے نظریہ' اس کی تاریخ' اس کے اصل مقاصد اصول اور عالم اسلام میں سیکولرائزیشن کے اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔"

اس جامع تبصرہ کے بعد اس کتاب کے بارے میں اور کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور ہمارے نزدیک اس کتاب کا مطالعہ ہر اس عالم دین اور دینی کارکن کے لیے ضروری ہے جو اس دور میں اسلام کے نفاذ اور اسلام اور مغرب کی کشمکش میں کوئی نہ کوئی کردار ادا کرنے کا جذبہ رکھتا ہے۔ یہ کتاب ساڑھے چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اور عمدہ کتابت و طباعت' خوبصورت' ٹائٹل اور مضبوط جلد کے ساتھ اسے قاضی پبلشرز بی ۳۵ بیسمنٹ حضرت نظام الدین ویسٹ نئی دہلی ۱۱ نے شائع کیا ہے۔

ماہنامہ "لانبی بعدی"

مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت اور برطانوی استعمار کے زیر سایہ اس کی نشوونما کے خلاف برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے اپنا اپنا کردار ادا کیا ہے اور تحریک ختم نبوت کے مختلف ادوار میں مختلف مکاتب فکر کے زعماء مشترکہ طور پر بھی جدوجہد میں شریک رہے ہیں' اس سلسلہ میں قادیانی گروہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور نفوذ کو دیکھتے ہوئے بریلوی مکتب فکر کے سنجیدہ علماء کرام نے "تحریک تحفظ ختم نبوت پاکستان" کے نام سے مستقل پلیٹ فارم قائم کیا ہے اور اس کے ترجمان کے طور پر ماہنامہ "لانبی بعدی" کا اجراء کیا ہے جس کا تیسرا شمارہ اس وقت ہمارے سامنے ہے اور اس میں قادیانی نبوت کے تعارف اور قادیانی جماعت کے مکروہ عزائم کی نقاب کشائی کے حوالہ سے معلومات اور مفید مضامین شریک اشاعت ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے ممتاز راہ نما اور ہمارے محترم دوست سردار محمد خان لغاری اس کے مدیر ہیں اور اس کا دفتر مدینہ مسجد ۱۰۸ راوی روڈ لاہور میں قائم کیا گیا ہے' ہم سردار صاحب موصوف اور ان کے رفقاء کو اس کاوش پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے اس مقدس مشن میں ان کی کامیابی کے لیے دعاگو ہیں۔

فری میسنز کی اپنی مذہبی رسوم

خفیہ اور پس منظر میں رہ کر کام کرنے والی عالمی تنظیموں میں "فری میسنز" کا نام سرفہرست ہے اور مختلف انقلابات اور معاشرتی تبدیلیوں کے پس منظر میں اکثر اس کی کارگزاریوں کا تذکرہ ہوتا ہے اس لیے ہر صاحب فکر شخص اس تنظیم اور اس کے طریق کار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا خواہشمند ہے' ہمارے فاضل دوست اور ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن آف پاکستان کے نائب صدر جناب عبد الرشید ارشد آف جوہر آباد نے "فری میسنز" ہی کے ایک ذمہ دار رکن کی کتاب کا ترجمہ اردو میں پیش کر کے اس کام کو کافی حد تک آسان کر دیا ہے۔ یہ کتابچہ سوا سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اور اسے جوہر پریس جوہر آباد ضلع خوشاب پاکستان سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

کیا بائبل واقعی بدل گئی ہے؟

مسیحیت کے ممتاز ماہر مولانا عبد اللطیف مسعود نے ان رسالہ میں بائبل کا مکمل تعارف کرانے کے ساتھ ساتھ اس میں تحریف کے سلسلہ میں خود بائبل سے شہادتیں پیش کی ہیں۔ علماء اور طلبہ کے لیے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے اور اسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان یا جامع مسجد خضری ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے طلب کیا جا سکتا ہے۔

خلیفہ عبد الحمید اور قرہ صو آفندی

"خلیفہ عبد الحمید کے زمانے میں صیہونی یہودیوں کا ایک وفد خلیفہ سے ملنے گیا۔ یہ ۱۹ ویں صدی کے اواخر کی بات ہے۔ اس زمانے تک خلافت عثمانیہ مغربی طاقتوں کے مقابلہ میں نہایت کمزور ہو چکی تھی۔ اس کی مالی حالت خستہ تھی اور خلافت مقروض تھی' اس صیہونی وفد نے خلیفہ سے کہا کہ اگر آپ بیت المقدس کا علاقہ اور فلسطین ہمیں دے دیں تا کہ یہودی وہاں آباد ہو سکیں تو ہم یہودی' سلطنت عثمانیہ کا سارا قرض ادا کر دیں گے اور مزید کئی ٹن سونا دیں گے۔ خلیفہ عبد الحمید نے دینی حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے پاؤں کی انگلی سے زمین کی تھوڑی سی مٹی کرید کر کہا کہ اگر یہ ساری دولت دے کر تم لوگ بیت المقدس کی اتنی سی مٹی مانگو گے تو بھی ہم نہیں دیں گے۔

اس صیہونی وفد کا سربراہ ایک ترک یہودی قرہ صوہ آفندی تھا۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ چند ہی سالوں کے بعد جو شخص مصطفیٰ کمال پاشا (اتاترک) کی طرف سے خلافت کے خاتمہ کا پروانہ لے کر خلیفہ کے پاس گیا وہ کوئی اور نہیں یہی یہودی قرہ صو آفندی تھا۔"

(عالم اسلام کی سیاسی صورت حال از جناب اسرار عالم)